بہت امید افزا ہے۔ ترجمان القرآن کے تبصرہ نگار کی مجبوریاں ہیں کہ ادبیات پر تفصیل سے گفتگو نہیں ہو سکتی اور ایک ایک لکھنے والے کی نظم و نثر کی بیغلش پہ اظہار تاثر ممکن نہیں ہوتا۔ مختصر یہ کہ بہت سے معروف لکھنے والوں کے ساتھ نئے لوگ بھی ہیں، نظم و نثر کی تحریریں بہت تنوع کے ساتھ ہر ذوق کی تسکین کا سامان کرتی ہیں اور ہر سطح کے پڑھنے والے ان سے استفادہ کر سکتے ہیں۔

بڑی مسرت کی بات یہ ہے کہ بہت سی اُن لغویات سے اس رسالہ کے اوراق زیادہ تر پاک ہیں، جو حقیقت پسندی کے مغالطہ انگیز نام سے معاشرے میں فکری انتشار اور رندی و ہوسناکی کے ہیجانات کو عام کرتے ہیں، نیز اپنے تہذیبی اقدار و شعائر سے دُور ہٹا کر دوسروں کی تہذیبی غلامی کے لیے نرم چارہ بنا دیتے ہیں۔

خدا کرے کہ یہ کوشش ہر لحاظ سے کامیاب اور مفید ثابت ہو!

پاکستان میں دعوت و اصلاح کی حکمتِ عملی از جناب محمد موسیٰ بھٹو۔ پتہ: سندھ نیشنل اکیڈمی، پوسٹ بکس ۲۵۸ - حیدر آباد - سندھ۔ قیمت: ۱۲/- روپے

اس چھوٹی سی کتاب میں بڑی اہم بحثیں اُٹھائی گئی ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان کو غور سے پڑھنا چاہیے اور ان پر غور کر کے اپنے کام کی اُلجھنوں کو حل کرنا چاہیے۔ مجھے یہ جائز نہیں معلوم ہوتا کہ کسی بیّن فسادِ نیت کو چھوڑ کر دوسرے تمام اختلاف کرنے والوں کے سامنے نفرت کی دیوار کھڑی کر دی جائے۔ محمد موسیٰ بھٹو نے اسلام کے لیے دعوتی کام اور علمی کام اور تربیتی کام کے کئی سوالات صاف ستھرے طریق سے اُٹھائے ہیں۔ میں یہاں صرف ایک سوال پر چند الفاظ لکھ رہا ہوں۔ انہوں نے بجا طور پر پیچیدگیٔ احوال کی ایک وجہ یہ بتائی ہے کہ بسا اوقات اقامتِ دین کی جدوجہد کے ساتھ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا تعلق ایک بنیادی فریضہ کے طور پر نہیں رہتا، بلکہ یہ دعوتی کام ایک ضمنی سطح پہ چلا جاتا ہے۔ ایسا ہوتا ہے مگر اسلام کے صحیح تحریکی شعور کا تقاضا یہ ہے کہ اقامتِ دین کی ساری مہم میں درجہ اوّل کی اہمیت کا یہی کام ہے کہ خدا کو ماننے اور رسولؐ کی پیروی کرنے والے ایسے افراد کی تعداد بڑھائی جائے